49698 ـ نمازیں ضائع کرنے والے کے روزے قبول نہیں

سوال

کیا نماز کے بغیر روزے قبول ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

تارك نماز كا كوئى عمل قبول نہيں ہوتا، نہ تو اس كى زكاۃ، اور نہ ہى روزے اور حج اور نہ ہى كوئى چيز.

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے بريدہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى نماز عصر ترك كى اس كے عمل ضائع ہو گئے "

صحيح بخارى حديث نمبر (520).

اور " اس كے عمل ضائع ہو گئے " كا مطلب يہ ہے كہ اس كے عمل باطل ہو گئے اور اسے ان كا كوئى فائدہ نہيں، چنانچہ يہ حديث اس كى دليل ہے كہ تارك نماز كا كوئى عمل بھى اللہ تعالى قبول نہيں كرتا، چنانچہ بے نماز كو اس كے كسى عمل كا كوئى فائدہ نہيں ہوتا، اور نہ ہى اس كا عمل اللہ تعالى كى طرف اوپر جاتا ہے.

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى اس حديث كے معنى ميں كہتے ہيں:

حديث سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ يہ كہ: ترك كى دو قسميں ہيں:

كلى طور پر ترك كرنا كہ وہ كبھى بھى نماز ادا نہ كرے، تو اس شخص كے سب اعمال حبط اور ضائع ہيں.

اور كسى معين يوم ميں كوئى ايك آدھ نماز ترك كرنا، تو اس شخص كے اس روز كے عمل ضائع ہونگے.

چنانچہ عموم طور پر نماز ترك كرنے ميں اعمال بھى عمومى طور پر ضائع ہونگے، اور معين طور پر ترك كرنے ميں اعمال بھى معين ضائع ہونگے" اھـ

دیکھیں: کتاب الصلاۃ لابن قیم صفحہ نمبر (65).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

تارك نماز کے روزے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

تارك نماز کا روزہ صحیح نہیں، اور نہ ہی اس کا روزہ قبول ہوتا ہے؛ کیونکہ تارك نماز کافر اور مرتد ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

چنانچہ اگر وہ توبہ کرلیں، اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکاۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں التوبۃ (11).

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" آدمی اور کفر و شرك کے درمیان نماز کا ترك کرنا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (82).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترك کی اس نے کفر کیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2621) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس لیے کہ صحابہ کرام میں سے عمومی صحابہ کرام کا قول یہی ہے چاہے ان کا اجماع نہیں.

مشہور تابعی عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نماز ترك کرنے کے علاوہ کوئی اور عمل ترك کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے.

اس بنا پر اگر کوئی شخص روزہ تو رکھے لیکن نماز ادا نہ کرے تو اس کا روزہ مردود ہے اور قبول نہیں ہو گا، اور نہ ہی روز قیامت اللہ تعالی کے ہاں اسے کوئی فائدہ دے گا.

اور ہم یہ کہینگے: نماز ادا کرو اور روزہ رکھو، لیکن یہ کہ آپ روزہ رکھیں اور نماز ادا نہ کریں، تو آپ کا روزہ آپ کے

مونہہ پر مار دیا جائیگا، یہ مردود ہے، کیونکہ کافر کی عبادت قبول نہیں ہوتی. اھـ

دیکھیں: فتاوی الصیام لابن عثیمین صفحہ نمبر (87).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر انسان رمضان کے روزے رکھنے اور صرف رمضان میں نماز ادا کرنے پر حریص ہو ، لیکن جیسے ہی رمضان گزرے تو وہ نماز بھی ترک کردے، تو کیا اس کے رمضان کے روزے قبول ہونگے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" نماز ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے، اور کلمہ کے بعد یہ اہم ترین رکن ہے، اور فرض عین میں شامل ہوتا ہے، جس نے بھی نماز کی فرضیت کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کی، یا پھر اسے حقیر کرتے ہوئے اس میں سستی کی تو اس نے کفر کیا.

اور وہ لوگ جو صرف رمضان المبارک میں روزے رکھتے اور نمازیں ادا کرتے ہیں، یہ اللہ تعالی کو دھوکہ دینا ہے، وہ لوگ بہت ہی برے ہیں جو صرف رمضان المبارک میں ہی اللہ تعالی کو پہچانیں، چنانچہ رمضان گزرتے ہی نماز ترک کرنے والوں کے روزے صحیح نہیں.

بلکہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق وہ اس طرح کفر اکبر کے مرتکب ٹھرتے ہیں، چاہے وہ نماز کی فرضیت کا انکار نہ بھی کرتے ہوں. اھـ

واللہ اعلم .